روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 2 جنوری 2006ء یکم ذوالحج 1426 ہجری 2 صلح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 1

سفر سے واپسی

حضرت کعب بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک حدیث نمبر:4066)

ذکر الٰہی اور دعاؤں کے روحانی ماحول میں جلسہ سالانہ قادیان بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات اور زریں نصائح

حضرت مسیح موعود کی گمنام بستی قادیان کی فضاؤں سے احمدیہ ٹیلی ویژن کی پہلی مرتبہ براہ راست عالمی نشریات

مختلف اقوام، رنگ ونسل کے 70 ہزار عشاقان کی شرکت اور باہمی محبت واخوت کے ایمان افروز نظارے

اللہ تعالیٰ کے بیشمار افضال وبرکات سمیٹتا ہوا 114واں جلسہ سالانہ قادیان ذکر الٰہی اور دعاؤں کے پاکیزہ روحانی ماحول میں مورخہ 28 دسمبر 2005ء کو تین دن جاری رہنے کے بعد بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ تاریخی جلسہ خصوصی تاریخی اہمیت کا حامل تھا کہ جماعت احمدیہ کے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس اس میں پہلی بار بطور خلیفۃ المسیح شرکت فرمائی اور روح پرور خطابات سے نوازا۔ نیز یہ کہ اس کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست نشر ہوئے جن کا متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا جاتا رہا۔ قادیان سے ایم ٹی اے پر پہلی مرتبہ Live نشریات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کا پیغام دنیا کے کونہ کونہ پہنچنے کا عظیم الشان نشان ایک نئی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ اس جلسہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے 70 ہزار عشاقان احمدیت ذوق وشوق سے شامل ہوئے جو قادیان میں منعقد ہونے والے جلسوں میں شرکاء کی سب سے بڑی تعداد تھی۔

پہلا روز 26 دسمبر

ساڑھے نو بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی جس کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لا کر رونق افروز ہوئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پڑھا گیا۔

اس کے بعد افتتاحی خطاب کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ڈائس پر تشریف لائے تو فضا اللہ تعالیٰ کی توحید کے نعروں سے گونج اٹھی حضور انور نے اپنے افتتاحی خطاب میں احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے تمہارا متقی ہونا ہی اصل چیز ہے اپنے ایمان کی فصلوں اور باغوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے کیلئے اور ان کو ثمر دار بنانے کیلئے تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ اس روح پرور دلوں کو جلا بخشنے والے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ جس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے باہر تشریف لے گئے اور جلسہ کی بقیہ کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ہستی باری تعالیٰ (قدرت نمائی کی روشنی میں) محترم مولانا برہان احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت قادیان نے کی۔ آپ نے انبیاء کرام اور اولیاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے حسین جلووں کے ظہور کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہیں اور ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ قدرت نمائی کرتا رہتا ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

آپ کی تقریر کے دوران ہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تشریف لے گئے اور اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے فرمائی۔ پہلی تقریر کے اختتام کے بعد چند نمائندگان نے تعارفی تقاریر کیں۔

جس کے بعد نماز ظہر وعصر کی تیاری کیلئے وقفہ تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر پڑھائی جس کے بعد اڑھائی بجے سہ پہر دوسرا سیشن زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد اس جلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ ربوہ نے سیرۃ سیدنا حضرت محمد ﷺ اور محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود کے موضوع پر تقاریر کیں جس کے بعد دو خدام نے نہایت خوش الحانی سے ایک ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں نمائندگان نے تعارفی تقاریر کیں۔

دوسرا روز 27 دسمبر

دوسرے روز مورخہ 27 دسمبر 2005ء کو جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ نے ظہور مسیح ومہدی کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔

دن ساڑھے دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین رکھیں۔ اسی پر توکل کریں اور ہر قسم کے جھوٹ اور شرک سے بچیں۔ یہ

(باقی صفحہ 8 پر)

نیا سال مبارک ہو

ادارہ الفضل کی طرف سے احباب جماعت کو خوشیوں اور روحانیت سے بھرپور نیا سال مبارک ہو

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اہل ربوہ کا ذوق وشوق

جماعت احمدیہ کی پہلی صدی میں تاریخ میں بہت سارے سنگ میل آئے۔ ہمیشہ خدا نے اپنے کرم سے نوازتے ہوئے جماعت کو پہلے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق دی۔ انہیں مواقع میں سے ایک تاریخی موقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2005ء تھا۔ قدرت ثانیہ کے مظہر خامس بنفس نفیس اس میں شریک ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں میں سے ایک ایم ٹی اے انٹرنیشنل ہے۔ جس کی وساطت سے دنیا کے کونے کونے میں بیٹھی ہوئی پر شکستہ روحوں کی تسکین ہوتی رہتی ہے۔ جو وہاں نہیں پہنچے وہ بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

ربوہ کا ماحول خلیفہ وقت کا عادی رہا ہے اور آج بھی ربوہ میں عاشقان خلافت ایسے مواقع پر اپنی دید کی ترسی نگاہوں کی تسکین کے لئے اپنے کام کاج کاروبار سب چھوڑ چھاڑ کر اپنے آقا کے دیدار کے لئے ٹی وی سیٹس کے آگے بیٹھ جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اہل ربوہ نے خصوصی انتظامات کئے۔ جلسہ کے تینوں دن بیوت الذکر میں باجماعت نماز تہجد اور درس کا انتظام کیا گیا۔ نفلی روزے رکھے گئے۔ قبل از وقت اس جلسہ کے پروگراموں کا اعلان تمام بیوت الذکر میں کیا گیا۔ وقار عمل کے ذریعہ محلّہ جات کی صفائی کی گئی۔ بیوت الذکر اور گھروں میں ایم ٹی اے کے لئے بہترین انتظامات کئے گئے۔ کھانا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران بازاروں کی رونق ختم ہوگئی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سننے کے لئے منتظر ومضطرب رہے۔ خدا تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس نعمت عظیم کے شکر کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیک تمنائیں برائے سال نو

ہو مبارک سالِ نوؔ نوعِ بشر کے واسطے
باعثِ امن سکوں ہو خشک و تر کے واسطے

افتراق باہمی ہے آج جن طبقوں کی خُو
جذبۂ اُلفت مٹا دے ان کا فَرق ماوَ تو

باہمی نفرت ہے پیدا آج جن اقوام میں
آ گھریں یا رب! وہ از خود الفتوں کے دام میں

وہ سکوں ہو، زندگی جنت کا گہوارہ بنے
شانتی، ہر قوم کی تقدیر کا تارہ بنے

وہ فضا ہو پیار کی دنیا بنے جنت نظیر
گورے کالے اسود و احمر ہوں اُلفت کے اسیر

مقصد تخلیق ہستی جان لے ہر آدمی
اور مقام خویش کو پہچان لے ہر آدمی

ہم فِدا ہوں ہر گھڑی اپنے وطن کی آن پر
رحمتیں برسیں خدا کی ارض پاکستان پر

مصطفٰے کا ہو عَلَم ہر ایک پرچم سے بلند
مسند آرائے جہاں ہو میرا شاہ ارجمند

ہاں مبارک سال نو ہو احمدیت کے لئے
نوع انساں کے لئے دین و شریعت کے لئے

عبدالسلام اسلام

وصیت اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

ملازمت کا موقع

فیصل آباد کی ایک فیکٹری میں الیکٹریکل انجینئر، مکینیکل انجینئر کے علاوہ ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ دیگر مراعات بھی حاصل ہونگی۔ خواہش منداحباب نظارت امور عامہ سے رابطہ کریں۔ (نظارت امور عامہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ضرورت انسپکٹران مال آمد

نظارت مال آمد کو وقتاً فوقتاً انسپکٹران مال کی ضرورت پڑتی ہے خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے محنتی اور مخلص نوجوان جن کی عمر 18 سے 25 سال کے دوران یا 40 سال سے زائد ہو اور تعلیم ایف۔ اے ایف ایس سی ہو۔ صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں معہ سندات کی نقول و شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی مورخہ 31 جنوری 2006ء تک نظارت مال آمد میں بھجوادیں۔ (نظارت مال آمد)

خوشی کی تقاریب اور بیوت الذکر

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ایک ارشاد کے مطابق خوشی کی تقاریب پر بیوت الذکر ممالک بیرون کیلئے چندہ ادا کرنا خوشی کی تقاریب کو زیادہ بابرکت اور خوش آئند بنانے کا موجب ہوگا۔ اس لئے احمدی گھرانے حضور کی اس تحریک پر بھی لبیک کہہ کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرم محمد صدیق صاحب ولد مکرم نذر محمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم نعمت اللہ صاحب کو مورخہ 7 دسمبر 2005ء کو جرمنی میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام اسد اللہ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بیٹے کو والدین کیلئے قرۃ العین اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

بیرون ربوہ سے قربانی کروانے والے احباب کیلئے ضروری اعلان

بیرون ربوہ و پاکستان کے جو احباب ربوہ میں جماعتی انتظام کے تحت قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

1۔ قربانی بکرا -/5500 روپے
2۔ قربانی حصہ گائے -/2700 روپے

(نائب ناظر ضیافت۔ دارالضیافت ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپرنٹس نرسز کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 10 جنوری 2006ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں صدر صاحب محلّہ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں کم از کم تعلیمی معیار میٹرک سائنس فرسٹ ڈویژن ہے اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 25 سال ہے ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی کا ٹیسٹ ہوگا کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ (ایڈمنسٹریٹر)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد الدین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم سید محمد اشرف شاہ صاحب سابق صدر جماعت ٹوبہ ٹیک سنگھ 18 دسمبر 2005ء کو وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی آپ کے پسماندگان میں سات بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ آپ عرضی نویس تھے اپنے پیشہ میں کمال لیاقت اور دیانت رکھتے تھے اور پبلک اور وکلا میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ابتلاؤں میں تری زندگی پروان چڑھی　　تیری جاں آگ میں پڑ کر بھی سلامت آئی

آنحضرت ﷺ پر آنے والے ابتلاؤں میں پاکیزہ تجلیات

سوشل بائیکاٹ، پیاروں کی تکالیف، بے وطنی، تعاقب، جسمانی مشقت کے ابتلاء اور صبر کے مناظر

عبدالسمیع خان

سوشل بائیکاٹ

مکہ میں محرم 7 نبوی میں ایک باقاعدہ معاہدہ لکھا گیا کہ کوئی شخص خاندان بنو ہاشم اور بنو مطلب سے رشتہ نہیں کرے گا اور نہ ان کے پاس کوئی چیز فروخت کرے گا۔ نہ ان سے کچھ خریدے گا اور نہ ان کے پاس کوئی کھانے پینے کی چیز جانے دے گا اور نہ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھے گا۔ جب تک کہ وہ محمد ﷺ سے الگ ہو کر آپ کو ان کے حوالے نہ کر دیں۔ یہ معاہدہ جس میں قریش کے قبائل بنو کنانہ بھی شامل تھے۔ باقاعدہ لکھا گیا اور تمام بڑے بڑے رؤساء کے اس پر دستخط ہوئے اور پھر وہ ایک اہم قومی عہد نامہ کے طور پر کعبہ کی دیوار کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا چنانچہ آنحضرت ﷺ اور تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کیا مسلم اور کیا کافر (سوائے آنحضرت ﷺ کے چچا ابولہب کے جس نے اپنی عداوت کے جوش میں قریش کا ساتھ دیا) شعب ابی طالب میں جو ایک پہاڑی درہ کی صورت میں تھا، محصور ہو گئے اور اس طرح گویا قریش کے دو بڑے قبیلے مکہ کی تمدنی زندگی سے عملاً بالکل منقطع ہو گئے اور شعب ابی طالب میں جو گویا بنو ہاشم کا خاندانی درہ تھا قیدیوں کی طرح نظر بند کر دیئے گئے چند گنتی کے دوسرے مسلمان جو اس وقت مکہ میں موجود تھے وہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔

جو جو مصائب اور سختیاں ان ایام میں ان محصورین کو اٹھانی پڑیں ان کا حال پڑھ کر بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے صحابہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات انہوں نے جانوروں کی طرح جنگلی درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت ان کا پاؤں کسی ایسی چیز پر جا پڑا جو تر اور نرم معلوم ہوتی تھی (غالباً کھجور کا ٹکڑا ہوگا) اس وقت ان کی بھوک کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے فوراً اسے اٹھا کر نگل لیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ ایک دوسرے موقعہ پر بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ انہیں ایک سوکھا ہوا چمڑہ زمین پر پڑا ہوا مل گیا تو اسی کو انہوں نے پانی میں نرم اور صاف کیا اور پھر بھون کر کھایا اور تین دن اسی غیبی ضیافت میں بسر کئے۔ بچوں کی یہ حالت تھی کہ محلّہ سے باہر ان کے رونے اور چلانے کی آواز جاتی تھے جسے سن کر قریش خوش ہوتے۔ لیکن مخالفین اسلام سب ایک سے نہ تھے بعض یہ دردناک نظارے دیکھتے تھے تو ان کے دل میں رحم پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ حکیم بن حزام کبھی کبھی اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے خفیہ خفیہ کھانے لے جاتے تھے۔ مگر ایک دفعہ ابوجہل کو کسی طرح اس کا علم ہو گیا تو اس کم بخت نے راستہ میں بڑی سختی سے روکا اور باہم ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔ یہ مصیبت برابر اڑھائی تین سال تک جاری رہی اور اس عرصہ میں مسلمان سوائے حج وغیرہ کے موسم کے جبکہ اشہر حرم کی وجہ سے امن ہوتا تھا باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام حالات شعب ابی طالب۔ طبقات ابن سعد ذکر حصر قریش۔ السیرۃ المحمدیہ صفحہ 129 باب اجتماع المشرکین علی منابذۃ بنی ہاشم۔ الروض الانف جلد دوم صفحہ 160 حالات نقض الصحیفہ۔ تاریخ ابن کثیر جلد 2 صفحہ 50,47)

پیاروں کی تکالیف کا ابتلاء

اسلام لانے کے جرم میں مکہ میں رسول کریم ﷺ کے متعدد صحابہ دشمنوں کے وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنتے رہے رسول کریم ﷺ اپنی آنکھوں کے سامنے یہ ظلم و ستم دیکھنے پر مجبور تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اور آپ کے ذریعہ دیگر صحابہ کے ہاتھ تلوار اٹھانے سے روک رکھے تھے ان عظیم عاشقان توحید کے سروں سے گزرنے والے ظلم کی ہر لہر یقیناً محمد مصطفیٰ کے دل کو چھیدتی ہوتی گزرتی ہوگی نہ جانے کس طرح آپ کی روح ان کے دکھوں کو دیکھ کر پگھلتی ہوگی مگر زبان سے ان کیلئے سوائے صبر کے اور مستقبل کی خوشخبریوں کے کوئی پیغام نہ تھا۔

ایک دفعہ آل یاسر کو سخت اذیت دی جا رہی تھی کہ رسول اللہؐ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے آل یاسر صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار جلد 3 صفحہ 383 مکتبہ النصر الحدیثہ ریاض)

حضرت عمارؓ کو قریش عین دوپہر کے وقت انگاروں پر لٹاتے اور پانی میں غوطے دیتے۔ ایک مرتبہ انہیں انگاروں پر لٹایا جا رہا تھا کہ رسول اللہؐ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپؐ نے حضرت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی کہ اے آگ عمار کیلئے اسی طرح ٹھنڈک کا سلامتی کا موجب بن جا جس طرح ابراہیم کیلئے بنی تھی۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 246 دار بیروت۔ بیروت 1957ء)

رسول اللہؐ کے فدائیوں اور عاشقوں پر اترنے والی قیامتوں کا یہ ایک طویل سلسلہ تھا۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ان کے چھلنی جسم اور لہولہان وجود رسول اللہؐ کے دل کو پارہ پارہ کر دیتے تھے۔

بعض معزز گھرانوں کے مظلوم صحابہ نے جب جوابی کارروائی کی اجازت مانگی تو آپ نے صبر کا ارشاد فرمایا۔ (سنن نسائی کتاب الجہاد باب وجوب الجہاد۔ حدیث نمبر 3036)

اور جب بعض صحابہ نے بددعا کی درخواست کی تو آپ نے انہیں پہلے نبیوں کی قوموں پر آنے والے ابتلاؤں کی خبر دے کر انہیں راہ وفا میں نئی چوٹیاں سر کرنے کی تلقین کی اور اپنے دین کے غلبہ کی خبر دے کر انہیں صبر و استقامت کے بلند مینار پر فائز ہونے کا ارشاد فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ما لقی النبی۔ حدیث نمبر 3563)

بے وطنی کا ابتلاء

مکہ کے رؤسا اور برسراقتدار نہ صرف آنحضرت ﷺ کی بات سننے کیلئے تیار نہ تھے بلکہ مکہ میں آپ کا رہنا دوبھر کر دیا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کوئی حق کو قبول کر لے اور وہاں اسلام کے قدم جم جائیں مگر وہ سارے ہی بدنصیب نکلے واپسی پر مکہ کے دروازے آپ کیلئے بند ہو چکے تھے اور اس زمانہ کے دستور کے مطابق آپ جلا وطن ہو گئے تھے مگر آپ پھر بھی اپنی عظیم ذمہ داریوں اور قوم کی محبت میں مطعم بن عدی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہو گئے۔

مگر تھوڑے عرصہ بعد ہی خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ آپ کو وطن چھوڑنے کا جو دکھ اور قلق تھا اس کا اندازہ ان دو جملوں سے ہو سکتا ہے جو آپ نے مکہ چھوڑتے وقت ارشاد فرمائے تھے آپؐ نے فرمایا۔

اے مکہ تو اللہ کی بہترین زمین ہے اور اللہ کی زمینوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی یہاں سے نہ نکلتا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب المناسک باب فضل مکہ حدیث نمبر: 3099)

تعاقب کا ابتلاء

سفر ہجرت کے وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غار ثور میں پناہ لی۔ قریش پہلے تو آپ کو مکہ میں ادھر ادھر ڈھونڈتے رہے مگر ناکام رہے۔ آخر انہوں نے عام اعلان کیا کہ جو کوئی محمد ﷺ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا، اس کو ایک سو اونٹ انعام دیئے جاویں گے۔ چنانچہ کئی لوگ انعام کی طمع میں مکہ کے چاروں طرف ادھر ادھر نکل گئے۔ خود رؤساء قریش بھی سراغ لیتے لیتے آپؐ کے پیچھے نکلے اور عین غار ثور کے منہ پر جا پہنچے۔

قریش اس قدر قریب پہنچ گئے تھے کہ ان کے پاؤں غار کے اندر سے نظر آتے تھے اور ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اس موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قریش اتنے قریب ہیں کہ ان کے پاؤں نظر آ رہے ہیں۔ اور اگر وہ ذرا آگے ہو کر جھانکیں تو ہم کو دیکھ سکتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا:۔ **لا تحزن ان اللّٰہ معنا**۔ یعنی ”ہرگز کوئی فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

پھر فرمایا:۔

اے ابوبکر تم ان دو شخصوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب المہاجرین حدیث نمبر: 3380)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جب قریش غار کے منہ کے پاس پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ سخت گھبرا گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی گھبراہٹ کو دیکھا تو تسلی دی کہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے رقت بھری آواز میں کہا:۔

”یا رسول اللہ! اگر میں مارا جاؤں تو میں تو بس ایک اکیلی جان ہوں لیکن اگر خدانخواستہ آپؐ پر کوئی

آنچ آئے تو پھر تو گویا ساری امت کی امت مٹ گئی۔"
اس پر آپؐ نے خدا سے الہام پا کر یہ الفاظ فرمائے کہ:۔

اے ابوبکر! ہرگز کوئی فکر نہ کرو کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہم دونوں اس کی حفاظت میں ہیں۔ یعنی تم تو میری وجہ سے فکر مند ہو اور تمہیں اپنے جوش اخلاص میں اپنی جان کا کوئی غم نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اس وقت نہ صرف میرا محافظ ہے بلکہ تمہارا بھی۔ اور وہ ہم دونوں کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

(شرح المواهب زرقانی جلد اول صفحه :236)

غار ثور سے نکل کر مدینہ کے رستہ میں آپؐ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑا دوڑائے ان کے پیچھے آ رہا ہے اس پر حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر کہا "یا رسول اللہ! کوئی شخص ہمارے تعاقب میں آ رہا ہے" آپؐ نے فرمایا "کوئی فکر نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

(بخاری كتاب المناقب باب مناقب المهاجرين حديث نمبر :3379)

یہ تعاقب کرنے والا سراقہ بن مالک تھا جو اپنے تعاقب کا قصہ خود اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ سے نکل گئے تو کفار قریش نے یہ اعلان کیا کہ جو کوئی بھی محمد (ﷺ) یا ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا اسے اس اس قدر انعام دیا جائے گا اور اس اعلان کی انہوں نے اپنے پیغام رسانوں کے ذریعہ سے ہمیں بھی اطلاع دی۔ اس کے بعد ایک دن میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ قریش کے ان آدمیوں میں سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی ساحل سمندر کی سمت میں دور سے کچھ شکلیں دیکھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ سراقہ کہتا ہے کہ میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ ضرور وہی ہوں گے مگر میں نے اسے ٹالنے کیلئے (اور یہ فخر خود حاصل کرنے کی غرض سے) کہا کہ یہ تو فلاں فلاں لوگ ہیں جو ابھی ہمارے سامنے سے گزرے ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد میں اس مجلس سے اٹھا اور اپنے گھر آ کر اپنی خادمہ سے کہا کہ میرا گھوڑا تیار کر کے گھر کے پچھواڑے میں کھڑا کر دے اور میں نے ایک نیزہ لیا اور گھر کی پشت کی طرف سے ہو کر چپکے سے نکل گیا اور گھوڑے کو تیز کر کے محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں زمین پر گر گیا، لیکن میں جلدی سے اٹھا اور اپنا ترکش نکال کر میں نے ملک کے دستور کے مطابق تیروں سے فال لی۔ فال میرے منشاء کے خلاف نکلی۔ مگر (اسلام کی عداوت کا جوش اور انعام کا لالچ تھا) میں نے فال کی پرواہ نہ کی اور پھر سوار ہو کر تعاقب میں ہو لیا اور اس دفعہ اس قدر قریب پہنچ گیا کہ آنحضرت ﷺ کی (جو اس وقت قرآن شریف کی تلاوت کرتے جا رہے تھے) قراءت کی آواز مجھے سنائی دیتی تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے تو ایک دفعہ بھی منہ موڑ کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔ مگر ابوبکرؓ (آنحضرت ﷺ کے فکر کی وجہ سے) بار بار دیکھتے تھے۔ میں جب ذرا آگے بڑھا تو میرے گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی اور اس دفعہ اس کے پاؤں ریت کے اندر دھنس گئے اور میں پھر زمین پر آ رہا۔ میں نے اٹھ کر گھوڑے کو جو دیکھا تو اس کے پاؤں زمین میں اس قدر دھنس چکے تھے کہ وہ انہیں زمین سے نکال نہیں سکتا تھا۔ آخر بڑی مشکل سے وہ اٹھا اور اس کی اس کوشش سے میرے اردگرد سب غبار ہی غبار ہو گیا۔ اس وقت میں نے پھر فال لی اور پھر وہی فال نکلی۔ جس پر میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو صلح کی آواز دی۔ اس آواز پر وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا۔ اس سرگزشت کی وجہ سے جو میرے ساتھ گزری تھی میں نے یہ سمجھا کہ اس شخص کا ستارہ اقبال پر ہے اور یہ کہ بالآخر آنحضرت ﷺ غالب رہیں گے۔ چنانچہ میں نے صلح کے رنگ میں ان سے کہا کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کو قتل کرنے یا پکڑ لانے کے لئے اس قدر انعام مقرر کر رکھا ہے اور لوگ آپؐ کے متعلق یہ یہ ارادہ رکھتے ہیں اور میں بھی اسی ارادے سے آیا تھا مگر اب میں واپس جاتا ہوں اس کے بعد میں نے انہیں کچھ زاد راہ پیش کیا مگر انہوں نے نہیں لیا اور نہ ہی مجھ سے کوئی اور سوال کیا۔ صرف اس قدر کہا کہ ہمارے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا۔ اس کے بعد میں نے (یہ یقین کرتے ہوئے کہ کسی دن آنحضرت ﷺ کو ملک میں غلبہ حاصل ہو کر رہے گا) آپؐ سے عرض کیا کہ مجھے ایک امن کی تحریر لکھ دیں جس پر آپؐ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا اور اس نے مجھے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر امن کی تحریر لکھ دی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھی آگے روانہ ہو گئے۔

(بخاری كتاب المناقب باب هجرة النبی حديث نمبر :3616)

جب سراقہ واپس لوٹنے لگا۔ تو آپؐ نے اسے فرمایا:۔ "سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے؟" سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ "کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران"؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں" سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدوی اور کہاں کسریٰ شہنشاہ ایران کے کنگن! مگر قدرت حق کا تماشا دیکھو کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو کسریٰ کے کنگن بھی غنیمت کے مال کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو چکا تھا۔ اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جو بیش قیمت جواہرات سے لدے ہوئے تھے پہنائے۔ (اسد الغابہ، ذکر سراقہ)

جنگوں کا ابتلاء

آنحضرت ﷺ تو رحمۃ للعالمین تھے۔ کائنات کے ہر ذرہ کیلئے آپ کا دل محبت اور شفقت سے بھرپور تھا۔ ایسا درد تو کسی بچے نے اپنی ماں سے بھی نہیں دیکھا تھا۔ مگر دشمن نے آپ پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ مکہ میں 13 سال آپ اور آپ کے ساتھیوں نے دکھ اٹھائے مگر دم نہ مارا اور باوجود صحابہ کی خواہش کے رسول اللہ نے انہیں عفو ہی کی تعلیم دی یہاں تک کہ خدا نے آپ کو مدینہ ہجرت کر جانے کی اجازت دی۔ مگر دشمنوں نے وہاں بھی آپ کا پیچھا نہ چھوڑا تب مجبوراً خدا کے حکم پر آپ کو تلوار اٹھانا پڑی رسول کریم ﷺ کے مزاج اور شخصیت کے لحاظ سے یہ یقیناً بہت بڑا ابتلاء تھا کہ آپ جن کے غم میں راتوں کو ہلکان رہتے تھے دن کو ان پر تلوار اٹھائیں جن کیلئے آپ سراپا خیر ہیں ان کے خون بہائیں۔ مگر تقدیر الٰہی کے اس ابتلاء میں بھی آپ سرخرو ہو کر گزرے رحمت کا حق بھی ادا کیا اور شجاعت اور جوانمردی کے نظارے بھی دکھائے۔

کم و بیش 82 غزوات و سرایا آپ کو پیش آئے۔ جن میں سے 19 کے قریب غزوات میں آپ کو بنفس نفیس شرکت کرنا پڑی۔ رسول اللہؐ کی خواہش تھی کہ کم سے کم قتل و غارت ہو اس لئے امن کے قیام کیلئے ہر ممکن جدوجہد فرماتے تھے۔ چنانچہ عملاً جن جنگوں میں آپؐ کی موجودگی میں قتال ہوا وہ آٹھ نو سے زیادہ نہیں اور آپ نے ان تمام مواقع پر اپنے ہاتھ سے جو قتل کیا وہ صرف ایک تھا۔ جو اپنی بدبختی سے اس محسن کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

جنگ احد میں آپؐ شدید زخمی ہوئے۔ چہرہ مبارک لہولہان تھا۔ ابی بن خلف ایک کا فرمدت سے تیاری کر رہا تھا۔ اس نے ایک گھوڑا پالا ہی اس لئے تھا۔ اس کو روزانہ جوار کھلاتا کہ اس پر چڑھ کر محمد ﷺ کو قتل کروں گا (نعوذ باللہ)۔ اس بدبخت کی نظر جب رسول اللہؐ پر پڑی تو گھوڑے کو ایڑھ لگا کر آگے آیا اور یہ نعرہ لگایا کہ اگر محمد (ﷺ) بچ جائیں تو میری زندگی عبث ہے۔ صحابہ نے یہ دیکھا تو رسول اللہؐ اور اس کے درمیان حائل ہونا چاہا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہٹ جاؤ اسے آنے دو اور میرے زخمی آقاؐ نے جن کے زخم سے ابھی خون رس رہا تھا نیزہ تھام کر اس کی گردن پر وار کیا۔ وہ چنگھاڑتا ہوا واپس مڑا۔ کسی نے کہا بھئی معمولی زخم ہے کیا چیختا اور واویلا کرتا ہے۔ اس نے کہا یہ معمولی زخم نہیں محمد (ﷺ) کا لگایا ہوا ہے۔ اسی زخم سے وہ بعد میں ہلاک ہو گیا۔

(سيرة ابن ہشام زير عنوان قتل ابی خلف جلد3 صفحه 89)

سفروں کا ابتلاء

آنحضرت ﷺ کو دعویٰ نبوت سے قبل تجارت کے لئے اور دعویٰ کے بعد تبلیغ حق کیلئے کثرت سے سفر کرنے پڑے غزوات کے سفر ان کے علاوہ ہیں۔

سفر تو عذاب کا حصہ ہوتا ہے اور عرب جیسے گرم اور صحرائی علاقے کا سفر آسان نہیں ہوتا مگر آپ کے سفروں کے ابتلاء نے آپ کے اخلاق کو اجاگر کیا ہے۔

حضرت خدیجہ کا مال لے کر سفر کیا تو وہ آپ کی امانت و دیانت کی گرویدہ ہو گئیں۔

ایک سفر میں پڑاؤ کے دوران صحابہ نے مختلف ڈیوٹیاں اپنے ذمہ لیں تو آپ نے فرمایا میں بھی لکڑیاں اکٹھی کر کے لاؤں گا۔

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنيه جلد4 صفحه 265 دار المعرفه بيروت)

ایک سفر میں پانی ختم ہو گیا تو آپ کی دعا سے سوکھا چشمہ ابل پڑا۔ کبھی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی ابلنے لگا۔ ایک سفر میں پانی کی کمی تیمّم کے احکامات کے نزول کا موجب بن گئی۔

غزوہ ذات الرقاع میں صحابہ کو پاؤں پر پٹیاں باندھنی پڑیں۔

تبوک کا فاصلہ مدینہ سے کم و بیش 400 میل ہے اور آپ کو 9ھ میں 51 سال کی عمر میں یہ لمبا سفر اختیار کرنا پڑا جو 3 ماہ کے عرصہ پر مشتمل تھا۔ موسم خراب تھا۔ خشک سالی تھی اور تیس ہزار کا لشکر لے کر نکلنا بہت مشکل مرحلہ تھا۔ مگر رسول کریم ﷺ بڑی شجاعت اور حسن انتظام کے ساتھ نکلے مگر دشمن کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

جسمانی مشقت کا ابتلاء

رسول اللہؐ کو بھوک پیاس اور ذہنی اذیت کے علاوہ جسمانی مشقت کا ابتلاء بھی برداشت کرنا پڑا اور یہ بھی دو پہلوؤں میں منقسم ہے۔

1۔ وہ مشقت جو آپ نے اپنی عاجزی وانکساری کی بناء پر اختیار کی۔ مثلاً گھر کے کاموں میں ازواج مطہرات کے ساتھ شریک رہے یا صحابہ کے ساتھ مل کر اجتماعی کاموں میں پورا پورا حصہ لیا اور مشقت اٹھائی۔

2۔ وہ جسمانی مشقت جو دشمنوں کی اذیتوں کے تسلسل میں آپ کو برداشت کرنی پڑی۔

حضور اکرم ﷺ گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضور اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 24176)

دوسری روایات میں ہے کہ آپ اپنے کپڑے صاف کر لیتے، ان کو پیوند لگاتے بکری کا دودھ دوہتے، اونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(شفاعیا ض باب توا ضعه)

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگر آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے اور بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔ (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنيه جلد4 ص 264۔ اسد الغابه)

بازار جاتے تو اپنی خرید کردہ اشیاء خود اٹھاتے۔

(شفاء عياض باب تواضعه)

طواف کے وقت آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تو خود مرمت فرمائی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد4 صفحہ 265)

حضرت سلمان فارسیؓ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ مدینہ کے ایک یہودی کے غلام تھے۔ اور اس نے حضرت سلمان فارسی کی آزادی کی یہ قیمت مقرر کی کہ وہ کھجور کے تین سو درخت لگائیں۔ نلائی گوڈی کر کے پانی دے کر انہیں تیار کریں اور مالک کے حوالے کر دیں نیز چالیس اوقیہ (ایک پیمانہ) چاندی اس کو ادا کریں۔

حضرت سلمانؓ نے جب حضور ﷺ کو یہ اطلاع دی تو رسول اللہؐ نے صحابہ سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چنانچہ صحابہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کھجور کے پودے لے آئے۔ کوئی تیس کوئی بیس کوئی دس۔ یہاں تک کہ تین سو پودے جمع ہو گئے۔

پھر رسول اللہؐ نے ان کیلئے گڑھے کھودنے کا حکم دیا چنانچہ صحابہ نے اپنے بھائی کی پوری پوری مدد کی اور تمام گڑھے اجتماعی وقارِ عمل سے کھودے گئے۔

جب رسول اللہؐ کو اطلاع کی گئی تو آپؐ نے تمام پودے اپنے ہاتھوں سے گڑھوں میں لگائے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایک پودے کو حضور کے قریب لاتے اور آپ اسے اپنے دست مبارک سے گڑھے میں رکھ دیتے۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں خدا کی قسم ان پودوں میں سے ایک بھی نہیں مرا اور سارے کے سارے پھولنے پھلنے لگے۔

اس طرح اس یہودی کی شرط پوری ہو گئی۔ اسی طرح آپؐ کو کسی نے سونا پیش کیا جو آپؐ نے حضرت سلمانؓ کو دے دیا اور انہوں نے آزادی حاصل کر لی۔

(سیرۃ ابن ہشام باب اسلام سلمان جلد1 صفحہ 234 مطبۃ مصطفی البابی الحلبی مصر 1936ء)

مدینہ پہنچنے کے بعد بھی رسول اللہؐ حضور نے سب سے پہلے ایک مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی۔ خاندان بنو نجار کے دو یتیم بچوں سے زمین خریدی گئی اور شہنشاہ عالم اپنے قدوسیوں کے ساتھ پھر مزدوروں کے لباس میں آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے۔ اور صحابہ کو دعا دیتے یہ اشعار پڑھتے۔

ہذا الحمال لا حمال خیبر
ہذا ابر ربنا و اطہر
اللّٰھم ان الاجر اجر الآخرۃ
فاغفر الانصار و المہاجرۃ

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی حدیث نمبر:3616)

یعنی یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے بلکہ اے ہمارے مولیٰ یہ بوجھ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کے لئے اٹھاتے ہیں۔ اے ہمارے اللہ اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے۔ پس تو اپنے فضل سے انصار و مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔

مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام قبا تھا۔ رسول کریم ﷺ کی ہجرت سے قبل کئی مہاجرین مکہ سے آ کر اس بستی میں ٹھہر گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب خود ہجرت فرمائی تو مدینہ جانے سے قبل اس بستی میں قیام فرمایا۔

یہاں آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جسے مسجد قبا کہتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں آپ نے خود صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح حصہ لیا۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا قریب کی پتھریلی زمین سے پتھر جمع کر کے لاؤ پتھر جمع ہو گئے تو آپؐ نے خود قبلہ رخ ایک خط کھینچا۔ اور خود اس پر پہلا پتھر رکھا۔ پھر بعض بزرگ صحابہؓ سے فرمایا اس کے ساتھ ایک ایک پتھر رکھو۔ پھر عام اعلان فرمایا کہ ہر شخص ایک ایک پتھر رکھے۔

صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ خود بھاری پتھر اٹھا کر لاتے یہاں تک کہ جسم مبارک جھک جاتا۔ پیٹ پر مٹی نظر آتی صحابہ عرض کرتے۔

ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ یہ پتھر چھوڑ دیں ہم اٹھا لیں گے مگر آپ فرماتے نہیں تم ایسا ہی اور پتھر اٹھا لاؤ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد24 صفحہ 318 مکتبۃ ابن تیمیۃ قاہرۃ)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اس موقع پر جوش دلانے والے شعر پڑھتے تھے اور آنحضرت ﷺ قافیہ کے ساتھ بلند آواز سے آواز ملاتے تھے۔

(وفاء الوفاء جلد اول صفحہ 179 تا 181 نور الدین سمہودی۔ مطبع آداب مصر 1326ھ)

شوال 5ھ میں کفار مکہ کی سرکردگی میں پندرہ ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ جس کی روک تھام کیلئے مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں کو دس دس صحابہ کے سپرد فرما دیا۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد7 صفحہ 397 از ابن حجر عسقلانی دار نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور 1981ء)

ان ٹولیوں نے اپنے کام کی تقسیم اس طرح کی کہ کچھ آدمی کھدائی کرتے تھے اور کچھ کھدی ہوئی مٹی اور پتھروں کو ٹوکریوں میں بھر کر کندھوں پر لاد کر باہر پھینکتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ بیشتر وقت خندق کے پاس گزارتے اور بسا اوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی اٹھانے کا کام کرتے تھے۔ اور ان کی طبائع میں شگفتگی قائم رکھنے کیلئے بعض اوقات آپ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے جس پر صحابہ بھی آپ کے ساتھ سُر ملا کر وہی شعر یا کوئی دوسرا شعر پڑھتے۔

ایک صحابی کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ایسے وقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ کا جسم مبارک مٹی اور گرد و غبار کی وجہ سے بالکل ڈھکا ہوا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق حدیث نمبر:3793)

سخت فاقے اور سردی کے ان ایام میں صحابہ تھکن سے چور تھے اور ایک پتھر توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور رسول اللہؐ کو اطلاع دی۔ آپؐ نے بھی صحابہ کی طرح پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ آپ نے کدال لے کر تین دفعہ اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ہر ضرب کے ساتھ ایک شعلہ نکلا اور عظیم فتوحات کی خوشخبریاں آپ کو دی گئیں۔

(سیرت ابن ہشام جلد3 صفحہ 704 مکتبہ محمد علی صبیح۔ مصر 1963ء)

ناصر احمد محمود طاہر صاحب

بینن میں ایک بیت الذکر کی
افتتاحی تقریب

بینن کے نارتھ میں پاراکو شہر سے جانب شمال 122 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں سویا (suya) ہے۔ اس علاقہ کے مربی سلسلہ مکرم مجیب احمد صاحب منیر کی زیر نگرانی جماعت احمدیہ کو یہاں بیت الذکر تعمیر کرنے کی بفضل اللہ تعالیٰ توفیق ملی۔ جس کا افتتاح مورخہ 27 مئی 2005ء محترم امیر صاحب بینن نے کیا۔

افتتاحی تقریب کے لئے اس گاؤں کے مردوزن کے علاوہ قریبی گاؤں کے احباب بھی آئے ہوئے تھے اور علاقہ کے بعض معزز افراد بھی مدعو تھے۔ تمام احباب نے مرکزی وفد کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اس موقع پر گاؤں کے سکول کے بچوں نے لوکل زبان میں ترانہ بھی گایا جس میں انہوں نے اپنے علاقہ میں احمدیت کی آمد کو خدا کی رحمت اور برکت قرار دیا۔

اس مختصر مگر پُر لطف استقبال کے بعد تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز ہوا اور پھر علاقہ کے معززین نے باری باری تقاریر کیں اور احمدیت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان تقاریر میں ایک تقریر قریبی شہر نکی (Nikki) کے سنٹرل امام کے نمائندہ نے بھی کی۔ Nikki بینن میں وہ شہر ہے جس کے آئمہ اور لوگوں نے گزشتہ سال علی الاعلان کہا تھا کہ ہم احمدیوں کو اپنے علاقہ میں کسی صورت میں گھسنے نہیں دیں گے۔ یہ نمائندہ سنٹرل امام عربی بولتا تھا اس نے اپنی تقریر میں بیت کی تعمیر کو اس علاقہ اور گاؤں کیلئے باعث رحمت و برکت قرار دیا اور احمدیت کا شکر گزار ہوا۔

بینن کے شمال میں ایک قوم پیُل (Peulh) ہے جو اپنی تعداد اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے نارتھ کی سب اقوام پر غالب ہے۔ اس کے سردار نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ واحد ایسی جماعت ہے جو دین حق کی خوب خدمت کر رہی ہے اب خوبصورت بیت بھی ہمیں تعمیر کروا کے دی ہے اس پر ہم سب ان کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اتھارٹیز کی تقاریر کے بعد محترم امیر صاحب نے تقریر کی۔

بعد ازاں سارا مجمع بیت کے دروازے پر اکٹھا ہوا جہاں گاؤں کے بادشاہ اور امام کو ساتھ لے کر امیر صاحب نے فیتہ کاٹا اور بیت الذکر میں داخل ہوئے۔ اور اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد 517 افراد نے پہلی بار اکٹھے ہو کر جمعہ پڑھا۔

یہ بیت اس خطۂ زمین پر توحید کا ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی ہے بالخصوص اس لئے بھی کہ اس کے قریب جانب مغرب ایک چرچ بھی ہے۔ جبکہ اب اس کے بالمقابل اس بیت سے ہفتہ وار نہیں بلکہ روزانہ پانچ بار توحید کی صدائیں سننے کو ملتی ہیں۔ پھر ایک اور پیاری بات یہ کہ اس بیت کی مغربی دیوار جو چرچ کی جانب ہے اس پر محترم مجیب احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے 24 فٹ چوڑا اور 12 فٹ اونچا ستاروں سے "اللہ" لکھا ہے جو ہر راہگیر کو توحید کا احساس دلاتا اور دلوں میں خدا کی محبت کو جاگزیں کرتا دکھائی دیتا ہے۔

اس بیت کی تعمیر میں گاؤں کے خدام، انصار اور لجنہ نے خوب وقار عمل سے محنت کی ہے کوئی مزدوری کرتا تو کوئی پانی لا لا کر دیتا اس طرح مختلف کام بانٹے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں مقامی لوگوں نے بھی Contribution کی اور اس طرح تعمیر میں کل 5 لاکھ فرانک سیفا کی بچت ہوئی۔

آخر پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس مقام کو ہمیشہ ہمیش اپنے عبادت گزار بندوں سے بھرا رکھے اور یہاں سے اس دور کے امام کی شناخت کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود جو نور لائے ہیں اس سے اس علاقہ کے لوگوں کے دل بھی منور ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 ستمبر 2005ء)

قرن المنازل

مکہ سے قریباً 30 میل دور مشرق جانب (عرفات کی طرف) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یہ نجد کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔

جڑی بوٹیاں اور نباتات

یونانی نسخوں میں آج بھی ان قدرتی نباتات کو خاص اہمیت حاصل ہے

یونانی تہذیب اپنے علمی و ثقافتی پس منظر کے باعث خاصی اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونان کے تحقیقی اور علمی منظرنامہ کو آج تک قابل غور اور اہم تصور کیا جاتا ہے۔ بالخصوص طب کے نقطہ نظر سے ان کے تحقیقی نسخے آج تک بیشتر گھروں میں قابل استعمال ہیں۔ اس کی وجہ قدرتی اجزاء اور نباتات کی ان نسخوں میں شمولیت کو کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ یہ نباتات عرصہ دراز سے اپنی ضرورت اور اہمیت، بنی نوع انسان پر منوائے ہوئے ہیں۔ جس کی صحیح تشخیص ابتدائی طور پر یونانیوں نے ہی کی تھی۔ یہ نباتات کس طرح ہماری صحت اور غذا میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ہم میں سے بیشتر لوگ اس حقیقت سے لاعلم ہیں۔ اس لئے اکثر ان کے استعمال میں بھی کوتاہی کر جاتے ہیں۔ ذیل میں یونانیوں کے طبی نقطہ نظر سے چند جڑی بوٹیوں اور نباتات کی ضرورت پر روشنی ڈالی جارہی ہے، جو یقیناً ہمارے قارئین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوگی۔

تلسی

تلسی کا پودا جغرافیائی اعتبار سے بھارتی پہچان رکھتا ہے۔ اسے وہاں پر مذہبی نوعیت سے مقدس اور پاکیزہ تصور کیا جاتا ہے۔ جسے وہ ماحول کو پاک کرنے والی جڑی بوٹی قرار دیتے ہیں۔ یونانی طریقہ علاج کے مطابق اگر تلسی کے پتوں کو پانی کے ساتھ ابال کر استعمال کیا جائے تو یہ قوت مدافعت کے حصول کے لئے بہترین ہوتا ہے۔

ہری پیاز

سلاد کے علاوہ کم مرچوں کی سبزیوں کے ساتھ ہری پیاز کا استعمال ہاضم بخش غذا قرار دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونانی طرز کی غذا میں ان کا استعمال پیاز کی دیگر اقسام کی نسبت زیادہ کیا جاتا ہے۔ اس کو بآسانی کم جگہ پر بھی بویا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس کا پودا چوڑائی کی بجائے لمبائی کی سمت میں بڑھتا ہے۔

ادرک

ادرک اپنی غذائی اہمیت کے باعث اکثر کھانوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ بالخصوص ایسے کھانے جن کی تاثیر بادی اور گرم ہو۔ اگر کچلی ہوئی ادرک کی جڑ کو ابال کر چائے کے ساتھ استعمال کیا جائے تو زکام نزلے میں افاقہ ہوتا ہے۔ جبکہ تازہ ادرک کی جڑ قوت مدافعت کے حصول کا بہترین علاج قرار دی جاتی ہے۔ تاہم یہ حرارت اور گرمی سے بھرپور جڑی بوٹی ہے۔ اس لئے ایسے افراد جنہیں معدے میں تیزابیت کا مسئلہ ہو، اس کا استعمال معالج کے مشورے سے ہی کریں۔

سونف

قدیم یونانی طریقہ علاج کے لئے ادویات میں زیرہ کا استعمال خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔ بالخصوص موٹاپے، بادی پن اور درد شکم کے لئے اسے سونف کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سونف کو کچی حالت میں استعمال کرنے سے تاثیر زیادہ تیز اور سودمند ہوتی ہے جبکہ زیرے کو پکا کر کھانوں اور سوپ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے ہاضم بخش غذا بھی قرار دیا جاتا ہے۔

ساج

یونانی ساج کی چائے کو خراب گلے، معدے کی خرابی کے لئے سودمند قرار دیتے ہیں۔ بالخصوص یہ ٹماٹر اور پنیر کے کھانوں کا مزہ دوبالا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ دیگر جڑی بوٹیوں کی نسبت یہ سوکھ کر زیادہ خوشبودار تاثیر دیتا ہے۔ اس لئے اسے سوکھا کر کھانوں پر چھڑکا جاتا ہے۔

دھنیا

دھنیا کو مختلف طریقوں سے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اسے تیل نکال کر اور سوکھا کر بھی کھانوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ درد شکم کے لئے بہترین ہے جبکہ پاسٹا، چاول اور مختلف چٹنیوں میں اسے تازہ حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پودینہ

پودینے کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ جو سیب کے پودینے سے لے کر لیموں کے پودینے تک پر محیط ہیں۔ بالخصوص سردیوں میں پودینے کی چائے کو غذائیت بخش مانا جاتا ہے۔ یونانی اسے گرمیوں میں ہاضم بخش قرار دیتے ہیں، ہمارے یہاں اس کی اسی تاثیر کے باعث چٹنیوں میں بکثرت استعمال میں لایا جاتا ہے۔ جبکہ اسے سوکھا کر سلاد پر بھی چھڑکا جاسکتا ہے۔

میتھی

یونانی اسے خوشی کی غذا قرار دیتے ہیں۔ یہ جڑی بوٹی جراثیم کش خصوصیت کے باعث خاصی مقبولیت کی حامل ہے۔ اسے گرمیوں میں تازہ اور سردیوں میں خشک اور سوکھی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جنگلی میتھی اپنے تیز ذائقے کے باعث زیادہ مزیدار قرار دی جاتی ہے۔

لیموں کی گھاس

عرب ممالک میں عرصہ دراز سے بخار کے علاج کے لئے اسے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ لیموں کی گھاس کی خوشبو افسردگی اور ذہنی دباؤ سے نجات دلاتی ہے۔ اس کے پودے کے موٹے اور نچلے تنے کو چھیل کر بھاپ دے کر یا کتر کر استعمال کرنے سے آفاقہ ہوتا ہے۔ بالخصوص چائے میں اس کا ذائقہ مزیدار تاثیر دیتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے رس کو بہترین ہاضم بخش قدرتی غذا سمجھا جاتا ہے۔

یہ جڑی بوٹیاں ہمارے گھروں میں بآسانی دستیاب ہیں۔ جن کا استعمال بعض توہمات اور مفروضوں کے باعث یا تو ہم کم کرتے ہیں یا بالکل ترک کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے قدرتی اجزاء ہماری ہی صحت کے لئے مفید ہیں۔ اگر مناسب اور متوازن انداز میں ان کا استعمال کیا جائے، تو کوئی وجہ نہیں کہ ڈاکٹر یا طبیب کے پاس جائے بغیر ہی گھر پر عمومی نوعیت کی بیماریوں سے بآسانی نمٹا نہ جاسکے۔

(ماہنامہ رابطہ دسمبر 2004ء)

میرے دادا جان میاں مہرالدین صاحب

محمد اکمل صاحب

میرے پیارے دادا جان مرحوم کا نام میاں مہرالدین تھا۔ آپ کے والد ماجد کا نام میاں محمد اروڑہ تھا۔ آپ موضع ''بوبک'' جو کہ ظفروال سے تقریباً تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کے ایک کاشتکار تھے۔ آپ کے پاس تھوڑی سی زمین تھی۔

دادی جان مرحومہ کا نام فاطمہ بی بی تھا۔ آپ چوہدری حاکم الدین صاحب مرحوم آف ''درگاں والی'' کی بیٹی تھیں۔ یہ ٹھیکیداری کرتے تھے۔ دریائے سندھ پر سکھر روہڑی کے مقام پر جو ریلوے کا مشہور پل بنا ہوا ہے۔ اس کی تعمیر کے دوران ان کے پاس بھی کسی کام کا ٹھیکہ تھا۔ دادی جان مرحوم کے والد صاحب کوئٹہ میں بھی کاروبار کرتے رہے ہیں۔ دادی جان مرحومہ ہمیں بتایا کرتی تھیں۔ کہ انہوں نے اپنا بچپن کوئٹہ میں گزارا ہے۔ اور کہیں جانا ہوتا تھا تو اونٹوں پر بیٹھ کر جاتے تھے۔

دادا جان مرحوم اور دادی جان مرحومہ دونوں خود بیعت کر کے احمدی ہوئے تھے۔ دادا جان کے دو بھائی اور تھے۔ جن میں ایک محمد الدین احمدی تھے دوسرے بھائی جن کا نام نواب دین تھا۔ احمدی تو نہیں ہوئے۔ لیکن وہ اور ان کے اہل خانہ احمدی بزرگوں کا احترام کرتے تھے۔ دادا جان کی ایک بہن بھی تھی۔ جن کا نام سکینہ بیگم تھا۔ وہ احمدی تھیں۔

دادا جان کی اولاد میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ جن میں سے ایک بیٹا نذیر احمد جوانی میں ہی ایک حادثہ میں جاں بحق ہوگیا۔ یہ واقف زندگی تھے۔ ایک بیٹی جس کا نام صدیقہ تھا۔ بچپن میں فوت ہو گئی تھی۔ اس کو پڑھائی کا بہت شوق تھا۔ فوت ہونے سے پہلے اس نے اپنے ہاتھ سے تختی لکھی۔ یہ تختی ہمارے گھر میں عرصہ تک رہی۔ نذیر احمد پیدائشی آرٹسٹ تھے۔ بڑی خوبصورت پینٹنگ کرتے تھے۔ لیکن اس ہنر کی تعلیم انہوں نے کہیں سے بھی حاصل نہیں کی تھی۔ میرے والد صاحب محمد احمد صاحب کا بیٹوں میں تیسرا نمبر تھا۔ آپ نے جنگ عظیم دوم کے بعد فوج سے ریٹائرڈ ہو کر زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی۔

دادا جان مرحوم احمدی ہونے سے پہلے ہی بڑے دین دار تھے۔ اور بدرسموں سے سخت نفرت کرتے تھے۔ بڑے دعا گو تھے۔ اللہ کی ذات پاک پر مکمل بھروسہ تھا۔ دادی جان مرحومہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنے والی تھیں۔ گاؤں کی لڑکیاں دادی اماں مرحومہ کے پاس قرآن پاک پڑھنے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ دادی اماں ضرورت مندوں کے کام آتی تھیں اور اپنی حیثیت کے مطابق ان کی مدد ضرور کرتی تھیں۔ بڑی دعا گو تھیں۔ زندگی میں بڑی بڑی مشکلیں آئیں۔ سب کا صبر اور دعا کے ساتھ مقابلہ کیا۔

دادا جان مرحوم اور دادی جان مرحومہ کو اپنے بیٹوں کو پڑھانے کا بڑا شوق تھا۔ گھر میں تنگی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اپنے لڑکوں کو پڑھایا۔ ان کے تین بیٹوں نے جنگ عظیم میں فوج میں بھرتی ہو کر شمولیت اختیار کی اور قوم اور ملک کی خدمت کی اور تین بیٹوں نے دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کری۔ آپ کے دو داماد تھے۔ ایک مکرم میاں محمد شفیع صاحب آف ''نیا میانہ پورہ'' سیالکوٹ اور دوسرے مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ سابق ناظر مال آپ کے ایک بیٹے کی شادی لیفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین کی بیٹی کے ساتھ ہوئی تھی جو کہ میری والدہ ماجدہ تھیں۔ اور ایک بیٹے ظہور احمد کی شادی مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب آف کراچی کی بیٹی کے ساتھ ہوئی تھی۔

دادا جان اور دادی جان دونوں موصی تھے۔ دادا جان وفات کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ اور دادی جان وفات کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ دادی جان نے زندگی کے آخری دن بڑی تکلیف میں گزارے بیمار تھیں۔ آخری دنوں میں ان کی خدمت کرنے کی سعادت ان کے بیٹے مکرم صوبیدار میجر نور احمد مرحوم صاحب کو حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ہر دو بزرگوں سے راضی ہو اور ان کے درجات بلند فرمائے (آمین) اور ان کی ساری اولاد کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے فضلوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 6 جنوری 2006ء

12-25 am	لقاء مع العرب
1-25 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
2-25 a.m	ترجمۃ القرآن
3-30 a.m	المائدہ
3-55 a.m	گلشن وقف نو
5-05 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-15 am	فرانسیسی سروس
6-40 am	لقاء مع العرب
7-45 am	اراؤنڈ دی گلوب
8-45 am	ملاقات پروگرام
9-50 am	انٹرویو
10-35 am	تلاوت، خبریں
11-40 am	بستان وقف نو
12-45 pm	خطبہ جمعہ لائیو
1-55 pm	فرانسیسی سروس
2-15 pm	ایم ٹی اے سپورٹس
2-40 am	انڈونیشین سروس
3-50 pm	سرائیکی سروس
4-50 pm	تلاوت، خبریں
6-00 pm	خطبہ جمعہ
7-15 pm	درس حدیث
7-30 pm	ملاقات
8-30 pm	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
9-15 pm	خطبہ جمعہ
10-20 pm	سپاٹ لائیٹ
11-05 pm	فرانسیسی سروس
11-40 pm	عربی سروس

ہفتہ 7 جنوری 2006ء

12-55 am	لقاء مع العرب
2-00 am	سپاٹ لائیٹ
2-40 am	خطبہ جمعہ
3-50 am	ملاقات
5-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-10 am	چلڈرن کارنر
6-40 am	لقاء مع العرب
7-50 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-15 a.m	خطبہ جمعہ
9-15 am	مشاعرہ
10-25 a.m	آسٹریلین ڈاکومنٹری
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-15 pm	چلڈرن کلاس
1-15 pm	کہکشاں
1-40 pm	خطبہ جمعہ
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 pm	فرانسیسی سروس
5-00 p.m	تلاوت، خبریں
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	انتخاب سخن
8-10 p.m	چلڈرن کلاس
9-10 p.m	مشاعرہ
10-20 p.m	سوال و جواب
11-30 p.m	عربی سروس

اتوار 8 جنوری 2006ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-45 a.m	چلڈرنز کلاس
2-45 a.m	مشاعرہ
3-55 a.m	خطبہ جمعہ
5-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-20 a.m	عربی سیکھئے
6-50 a.m	لقاء مع العرب
7-55 am	خطبہ جمعہ
9-05 a.m	سوال و جواب
10-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-00 a.m	تلاوت، درس، خبریں
12-25 p.m	چلڈرن کلاس
1-35 p.m	عربی سیکھئے
1-55 p.m	دورہ حضور انور ایدہ اللہ
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	سپینش پروگرام
4-55 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 pm	بنگلہ پروگرام
7-05 pm	خطبہ جمعہ
8-10 pm	دورہ حضور انور ایدہ اللہ
9-05 pm	چلڈرنز کلاس
10-10 pm	سوال و جواب
11-40 pm	عربی سروس

سوموار 9 جنوری 2006ء

12-45 a.m	لقاء مع العرب
2-50 a.m	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
3-20 a.m	چلڈرن کلاس
4-25 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-50 a.m	اراؤنڈ دی ورلڈ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	لقاء مع العرب
8-10 a.m	خطبہ جمعہ
9-30 a.m	جلسہ سالانہ قادیان
10-10 a.m	کوئز:۔ روحانی خزائن
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-05 p.m	چلڈرن کلاس
1-15 p.m	چلڈرنز کارنر
1-35 p.m	فرانسیسی پروگرام
2-40 p.m	انڈونیشین سروس
3-45 p.m	جلسہ سالانہ قادیان
4-20 p.m	طب وصحت
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	بنگلہ پروگرام
7-05 p.m	خطبہ جمعہ
8-15 p.m	کوئز: روحانی خزائن
9-00 p.m	انتخاب سخن
10-00 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-05 p.m	عربی سروس

ہدایات برائے موصیان و ورثاء موصیان

☆ موصی/موصیہ کی وفات کی صورت میں فوراً دفتر وصیت کو اطلاع دی جائے۔ موصی/موصیہ کا نام ولدیت/زوجیت اور وصیت نمبر سے ضرور مطلع فرمائیں۔ نیز یہ کہ موصی کی وفات کتنے بجے ہوئی اور وفات کا سبب کیا تھا؟

☆ موصی/موصیہ کی میت کو لے کر ربوہ کب پہنچیں گے اور کتنے احباب وخواتین ہمراہ ہوں گے۔؟

☆ اگر فیکس کی سہولت موجود ہو تو محترم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ موصی کی آمد کا حساب اور جائیداد کی تفصیل اور حصہ جائیداد کی ادائیگی سے متعلق رپورٹ دفتر وصیت ربوہ کو فیکس کر دی جائے تاکہ جنازہ پہنچنے سے قبل دفتری کارروائی مکمل ہو سکے۔ دفتر وصیت کیلئے فیکس نمبر 047-6212398 (نظارت علیاء) استعمال کریں۔

☆ اگر ورثاء میں سے ایک فرد جنازہ سے پہلے دفتر وصیت پہنچ جائے تو جنازہ پہنچنے سے قبل تدفین کی اجازت حاصل کر لی جائے۔

☆ دفتر وصیت کے فون نمبرز حسب ذیل ہیں۔

موبائل نمبر 0300-8103782 دفتر وصیت 047-6212969 بہشتی مقبرہ 047-6212976

دارالضیافت کے فون نمبرز بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ 047-6213938/047-6212479

☆ جو وفات حادثہ سے ہو یا پولیس کارروائی کا امکان ہو تو ایسی میت کو عارضی طور پر امانتاً عام قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

☆ ایسا موصی/موصیہ جس کی وصیت ابھی منظوری کے مراحل میں ہے اگر فوت ہو جائے تو اس کی نعش دفتر وصیت سے رابطہ اور مشورہ کرنے کے بعد ہی ربوہ لائی جائے۔

تابوت کا سائز: چوڑائی 1.5 فٹ اونچائی 1.25 فٹ اور لمبائی 6.5 فٹ مقرر ہے۔

☆ دور دراز سے آنے والی میت کا امکان ہوتا ہے کہ موسم کی شدت کی وجہ سے خراب ہو جائے ایسی صورت میں موصی کی آمد و جائیداد اور مزید ترکہ کی بابت رپورٹ مقامی صدر/سیکرٹری صاحب مال کی تصدیق کے ساتھ ضرور فیکس کر دی جائے تاکہ میت کے پہنچنے سے پہلے موصی کے حساب کو مکمل کر کے بلا تاخیر تدفین ہو سکے۔

☆ بعض لواحقین موصیان کی عمر کے بارہ میں اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اتنی عمر ہے۔ دفتر وصیت موصی کے وصیت فارم کے مطابق عمر نوٹ کرتا ہے اگر عمر میں غیر معمولی کمی وبیشی ہو تو برتھ سرٹیفکیٹ یا شناختی کارڈ کی کاپی دفتر کو فراہم کی جانی لازمی ہے ورنہ دفتری ریکارڈ میں عمر تبدیل نہیں ہوتی۔

☆ بعض احباب موصی/موصیہ کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ طلب کرتے ہیں، ڈیتھ سرٹیفکیٹ تو ہسپتال یا ٹاؤن کمیٹی سے بنتا ہے دفتر وصیت صرف تصدیق دیتا ہے لیکن اس کیلئے بھی ضروری ہے کہ موصی کے ورثاء میں سے کسی کی درخواست ہو جو صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آئے۔

☆ امانتاً تدفین کے وقت کوشش کی جائے کہ تابوت لکڑی کا ہو (چپ بورڈ وغیرہ کا نہ ہو) تاکہ چھ ماہ بعد جب تابوت نکالا جائے تو بہتر حالت میں ہو اگر مجبوراً چپ بورڈ کا ہو تو تابوت کو پلاسٹک شیٹ میں لپیٹ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔

نوٹ: ان ہدایات سے عہدیداران وصدران احباب جماعت کو بھی مطلع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(بقیہ صفحہ 1)

خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنا گیا۔ حضور کے خطاب کے بعد ایک ترانہ پیش کیا گیا بعدازاں محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا نے خلافت کی ضرورت واہمیت برکات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ نماز ظہروعصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے سیشن کی کارروائی زیرصدارت محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا شروع ہوئی۔ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک ترانہ پیش کیا گیا بعدازاں چند نمائندگان نے تعارفی تقاریر کیں۔

تیسرا روز 28 دسمبر

جلسہ کے تیسرے روز 28 دسمبر 2005ء کو ساڑھے نو بجے صبح اس اجلاس کی کارروائی زیرصدارت محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں پہلی تقریر بیت الفضل لندن کے امام محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے عقائد احمدیت اور دوسری تقریر محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے نظام وصیت کی اہمیت وبرکات کے موضوعات پر کیں۔ جس کے بعد مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانوں نے زیرصدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مختصر تقاریر کیں۔ بعدازاں نماز ظہروعصر کی تیاری کیلئے وقفہ تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں اڑھائی بجے نماز ظہروعصر ادا کی گئیں جس کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت اور پاکستان کی یونیورسٹیز اور کالجز میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد تقسیم فرمائیں۔

حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب میں آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ وارفع اور بلند مقام کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد پرسوز اجتماعی دعا کروائی اور فرمایا کہ اس جلسہ میں 70 ہزار کی حاضری ہے۔ بعدازاں حضور انور جلسہ گاہ میں سامعین کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ ایک ناقابل بیان دیدنی کیفیت تھی۔ حضور انور کو چاروں طرف سے عشاقان نے گھیر لیا۔ ہر طرف سے سلام۔ سلام کی آوازیں بلند ہورہی تھیں۔ کچھ دیر احباب کے درمیان رہنے کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔ اس طرح یہ للٰہی جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی فیوض وبرکات سے ہر احمدی کو کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

خبریں

قومی اخبارات سے

ڈیم نہ بنانا ملک سے غداری ہے صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے ملک میں آبی ذخائر کی تعمیر کو زندگی اور موت کا مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ڈیمز کا نہ بنانا خودکشی کے مترادف ہوگا۔ یہ طے ہے کہ ڈیم بہرحال تعمیر ہونگے یہ ملکی بقا کیلئے ناگزیر ہے۔ کالاباغ سمیت دو تین آبی ذخائر کا اعلان جلد کروں گا۔ ماضی کی حکومتوں کی طرح آرام سے نہیں سوسکتا۔ آنے والی نسلوں کیلئے کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔ پاکستان نے ڈیم نہ بنائے تو بھارت اور افغانستان پانی روک کر خود ڈیم بنا لیں گے۔ چاروں وزراء اعلیٰ نے آبی ذخائر کی تعمیر پر فیصلہ کرنے کا مجھے تحریری اختیار دے دیا ہے۔ جو سلامتی کونسل کو توڑنے کی کوشش کرے گا مارشل لاء کو دعوت دے گا۔ وردی کے بارے میں فیصلہ 2007ء میں ہو گا۔ ملک میں تین پاورز، صدر، وزیراعظم اور آرمی چیف ان کا وجود ہمیشہ رہے گا۔

عراق میں دوبارہ الیکشن کرانے کا مطالبہ مسترد اقوام متحدہ اور امریکہ نے عراق میں دوبارہ الیکشن کرانے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ نئی عراقی حکومت وسیع البنیاد ہوگی جس میں تمام مکاتب فکر کو نمائندگی دی جائے گی۔

نئی فلسطینی قیادت امریکہ اور روس اور یورپی یونین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ نئی فلسطینی قیادت کو اسرائیل تسلیم کرے اور مستقبل کی فلسطینی کابینہ میں ایسے رکن کو شامل نہ کیا جائے جو اسرائیل کے وجود کو نہ مانتا ہو۔

دو ڈالر پر یومیہ گزارہ عالمی سطح پر تیار کی گئی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کے تین ارب افراد دو ڈالر یومیہ سے بھی کم پر گزارہ کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر غربت کب ختم ہوگی؟ اور کیا یہ کبھی ختم بھی ہوسکے گی۔؟ یہ وہ بنیادی سوالات ہیں جن پر دنیا بھر میں بحث جاری ہے۔

برفانی تودہ گرنے سے 24 افراد جاں بحق مانسہرہ میں برفانی تودہ گرنے سے کم از کم 24۔ افراد جاں بحق ہوگئے۔ حادثہ مانسہرہ کے نواحی علاقہ سیٹ مالی میں پیش آیا۔ تمام افراد تودے کے نیچے دب گئے۔

کالاباغ ڈیم کی تعمیر وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم خوشحالی ڈیم ثابت ہوگا۔ تعمیر ہر رکاوٹ توڑ کر کی جائے گی۔ آئندہ اقتدار بھی ہمارا ہوگا۔ مشرف دوبارہ صدر ہونگے۔ وردی صدر کی شان ہے۔ ہم ملک کو سرسبز وشاداب بنادینگے۔

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

قربانی کی کھالوں کیلئے ٹینڈر

قربانی کی کھالوں کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں خواہش مند حضرات اپنے ٹینڈر دستی یا بذریعہ ڈاک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ میں مورخہ 7 جنوری 2006ء تک جمع کرا دیں ٹینڈر 8 جنوری 2006ء شام چھ بجے تمام ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی)

جماعت احمدیہ عالمگیر کو نیا سال مبارک
نئے سال کی جنتری خط لکھ کر یا براہ راست مفت طلب کریں
محمود یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون دواخانہ: 047-6215685
فون رہائش: 047-6211485
موبائل: 0333-9791385
E-mail:qudratullahonnet@yahoo.com

Pride Tours رینٹ اے کار نئی گاڑیاں کرایہ پر
دستیاب چوبیس گھنٹے سروس احمدی حضرات کیلئے خصوصی رعایت
لاہور 90H کمرشل ایریا ڈیفنس لاہور فون: 042-5729217
0300-4835265 رابطہ: 0300-7713289

ربوہ میں طلوع وغروب 2 جنوری 2006ء	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	5:18

AL-FAZAL PURE WATER
PURE DRINKING WATER
گلی 3 رچنا ٹاؤن پٹرول پمپ سٹاپ جی ٹی روڈ شاہدرہ۔ لاہور
فون آفس: 042-7963218=0321-4366283-7

تمام احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو
علی تکہ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 6212041

فینسی کے زیورات ہی سونے کی قدر بڑھاتے ہیں
قائم شدہ 1960
فینسی جیولرز
گھر 6212867 اقصیٰ روڈ ربوہ دکان 6212868

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

پریمیئر کرنسی ایکسچینج کمپنی، بی، پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر
فارن کرنسی کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
بالمقابل تسنیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)
فون: 047-6212974-6215068

• Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
• Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
• Crystal Coated Labels • Promotional Items
3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS
Aluminum Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.
Computerized Photo ID Cards
Holy Gifts in Metallic Mounts
Providing Quality Printing Services Since 1950
MULTICOLOUR INTERNATIONAL

C.P.L 29-FD